جادو، جنّات، نظرِ بد اور دیگر مُشکلات کا عِلاج

(قرآنی آیات اور اذکارِ نبویہ سے ماخوذ)

تالیف

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

تلخیص و اضافہ

اُمِ عدنان بُشریٰ قمر حفظہا اللہ

جادو، جنات، نظرِ بد
اور دیگر مشکلات کا علاج

قرآنی آیات اور اذکارِ نبویہ سے ماخوذ

تالیف

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

تلخیص و اضافہ

اُم عدنان بشریٰ قمر

ناشر

مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ - ڈسکہ

اُم القریٰ پبلی کیشنز
سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ

جادو، جنات، نظرِ بد
اور دیگر مشکلات کا علاج

تالیف
فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

تلخیص و اضافہ
اُم عدنان بشریٰ قمر

طبع: ________ فروری 2021ء

تعداد: ________ 1000

کمپوزنگ: ________ نائلہ قمر

سیٹنگ: ________ ابو مقدام عزیزی

قیمت ________ .....

ناشر

مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ ۔ ڈسکہ

اُم القریٰ پبلی کیشنز
سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ

055-3823990 / 0321-6466422

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنات و جادو اور نظر بد کے علاج کے لیے دور حاضر میں جھاڑ پھونک کرنے والے کثرت سے پائے جاتے ہیں جو طبِ نبوی کا دعویٰ کرتے ہیں مگر حقیقت میں وہ جادو اور کہانت کے ذریعے بیماریوں کا علاج کرتے ہیں، اس کے لیے انھیں غیر اللہ سے تعلق جوڑنے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنی پڑتی ہے جو کفر ہے۔ مجھے

یقین ہے کہ کوئی مسلمان یہ نہیں چاہے گا کہ اس کا علاج کسی حرام طریقے یا کسی حرام چیز سے کیا جائے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز میں اپنے بندوں کے لیے شفا نہیں رکھی جنہیں ان پر حرام کیا گیا ہے، لہٰذا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیماری دریافت کرنے کے لیے ان کاہنوں کے پاس جائے جو پوشیدہ چیزوں کی معرفت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ لوگ جنات کو حاضر کرتے ہیں تا کہ وہ ان سے مدد حاصل کریں۔ ان کا یہ معاملہ کفر و ضلالت پر مبنی ہے،

کیونکہ یہ غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ نبیِ کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو اس کی چالیس راتوں تک کوئی نماز قبول نہیں ہوگی۔''

(صحیح مسلم: ۴۱/ ۱۷۵۱ ، حدیث: ۲۲۳)

نیز فرمایا:

''جو شخص اس کاہن کی بات کی تصدیق بھی کرے تو اس نے نبی ﷺ پر نازل شدہ شریعت سے کفر کیا۔''

ایک خاص بات یہ ہے کہ کچھ لوگ پریشانیوں سے تنگ آکر صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور ان کا حل تلاش کرنے کے لیے تعویذ گنڈے کرنے والوں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی اسلام قبول کرنے کے لیے آیا تھا مگر رسول اللہ ﷺ نے اس تعویذ والے شخص سے بیعت نہیں لی تھی بلکہ فرمایا:

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

(مسند أحمد: ٤/ ١٥٦)

مزید فرمایا:

''جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔'' (یعنی اللہ کی حفاظت میں نہیں رہتا)۔

(جامع ترمذی، مسند أحمد، ٤/ ٢١٠)

میری بہنو اور بھائیو! بیماری کا علاج متفقہ طور پر جائز ہے اور آپ اپنی تکلیف کے لیے بدنی امراض یا سرجری یا اعصابی امراض کے ماہر ڈاکٹروں کے پاس جا کر اپنے امراض کے تشخیص کروائیں، تا کہ وہ علمِ طب کے مطابق مناسب اور شرعی طور پر آپ کا علاج کریں، کیونکہ یہ جائز اسباب ہیں، ان کا سہارا لینا اللہ

پر توکل کے منافی نہیں۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کے ساتھ اس کی دوا نہ بنائی ہو۔“

اگر آپ کو میڈیکل علاج سے کوئی فرق نہیں محسوس ہو رہا تو پھر شرعی طریقے سے آپ دم کروائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و احسان اور اتمامِ نعمت کے طور پر اپنے بندوں کے لیے قرآنِ کریم کی آیات اور اذکارِ نبوی ﷺ کے ذریعے ہر قسم کے خطرات سے بچنے کے لیے جو طریقہ یا وظائف بتائے ہیں،

ان سے آپ اپنے آپ کو جن، جادو، نظرِ بد اور حسد بلکہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھ سکیں گے ۔إن شاء اللّٰه.

30-06-1442ھ
13-2-2021ء
بروز ہفتہ

ام عدنان بشریٰ قمر
الخبر، سعودی عرب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

علاج کے لیے جو آیات و سورتیں اور دُعائیں ہم ذکر کرنے والے ہیں، یہ حسبِ ضرورت صبح و شام یا دن میں جب بھی ایک دو بار یا تین یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ پڑھ کر مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر دم کریں اور اگر وہ مریض عورت ہے اور غیر محرم ہے تو اس کا یا اس کے کسی محرم کا ہاتھ رکھوا کر دَم کریں اور ہر آیت یا مجموعۂ آیات سے پہلے: ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ

الشَّیُطَانِ الرَّجِیُمِ مِنُ ھَمُزِہٖ وَ نَفُخِہٖ وَ نَفُثِہٖ)) "میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں مردود شیطان سے، اس کی پھونک سے، اس کی تھوک سے اور اس کے چوکے سے۔" ضرور پڑھ لیں۔

[1] سورۃ الفاتحہ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝۱ الرَّحۡمٰنِ

الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ

الدِّیْنِ ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ

وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ

الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ﴿۶﴾

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ آمین

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے

انعام کیا، جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔

[**2**] سورۃ البقرۃ، آیت: 1 تا 5:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ

اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ

عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾

''یہ کتاب، اس میں کوئی شک نہیں، بچنے والوں کے لیے سرا سر ہدایت ہے۔ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اور اس میں سے، جو ہم نے انھیں دیا ہے، خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف

اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت پر وہی یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے بڑی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔''

[**3**] سورۃ البقرۃ، آیت: 102 بار بار پڑھیں:

﴿ وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ

سُلَیْمٰنُ وَ لٰكِنَّ

الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا

یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

وَ مَآ اُنْزِلَ عَلَى

الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ

هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ

مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ

حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ

فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا

يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ

وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ

بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ

يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ

وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ

عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ

مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ

خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

''اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان کے عہدحکومت میں پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفرنہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں

ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی، حالانکہ وہ دونوں کسی ایک کو نہیں سکھاتے تھے، یہاں تک کہ کہتے ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، سو تو کفر نہ کر۔ پھر وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے جس کے ساتھ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے اور وہ اس کے ساتھ ہرگز کسی کو نقصان پہنچانے والے نہ تھے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ اور وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتی اور انھیں فائدہ نہ دیتی تھی۔ حالانکہ بلاشبہہ یقیناً وہ جان چکے

تھے کہ جس نے اسے خریدا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور بے شک بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔ کاش! وہ جانتے ہوتے۔‘‘

[**4**] سورۃ البقرۃ، آیت: 163۔ 164:

﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ

الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ

الَّتِىۡ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ

بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ

وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ

السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا

بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ

مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ
كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ
الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

''اور تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے بدلنے میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں وہ چیزیں لے کر چلتی ہیں جو لوگوں کو نفع دیتی ہیں اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا، پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیا اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور اس

بادل میں جو آسمان و زمین کے درمیان مسخر کیا ہوا ہے، ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو سمجھتے ہیں۔''

[5] سورۃ البقرہ، آیت: 255 (آیۃ الکرسی):

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِی

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ

یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا

بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ

اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ

مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا

شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ

وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

"اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود

نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا

ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی
نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو
کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس
کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش
کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور
جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں
سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ
چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو
سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی
حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند،
سب سے بڑا ہے۔“

[6] سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں:

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ

رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا

وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا

يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَا

كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا

اکْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا

تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ

اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا

تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا

كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

"رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف نازل کیا گیا

اور سب مومن بھی، ہر ایک اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور انھوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، تیری بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش کے مطابق، اسی کے لیے ہے جو اس نے (نیکی) کمائی اور اسی پر ہے جو اس نے (گناہ) کمایا، اے

ہمارے رب! ہم سے مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں، اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے اسے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس (کے اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، سو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔‘‘

[**7**] سورت آل عمران، آیت:18- 19:

۞ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

اَلۡاِسۡلَامُ ۟ وَمَا اخۡتَلَفَ

الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا

مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ

الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ؕ

وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیۡعُ

الْحِسَابِ

''اللہ نے گواہی دی کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی، اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔ بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور وہ لوگ جنھیں کتاب دی گئی انھوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس

علم آ چکا، آپس میں ضد کی وجہ سے اور جو
اللہ کی آیات کا انکار کرے تو بے شک
اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔"

[8] سورۃ الاعراف، آیت: 54 تا 56:

﴿ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ صلے

يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ

يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسَ

وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ

بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ

وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا

رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا
تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ

رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿

”بے شک تمھارا رب اللہ ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا، رات کو دن پر اوڑھا دیتا ہے، جو تیز چلتا ہوا اس کے پیچھے چلا آتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے (پیدا کیے) اس حال میں کہ اس کے حکم سے تابع کیے ہوئے ہیں، سن لو! پیدا کرنا

اور حکم دینا اسی کا کام ہے، بہت برکت
والا ہے اللہ جو سارے جہانوں کا رب
ہے۔ اپنے رب کو گڑگڑا کر اور خفیہ طور پر
پکارو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں
سے محبت نہیں کرتا۔ اور زمین میں اس کی
اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ اور اسے
خوف اور طمع سے پکارو، بے شک اللہ کی
رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔"

[9] سورۃ الاعراف، آیت: 117 تا
122 بار بار پڑھیں، خصوصاً انڈر لائین الفاظ:

﴿ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى

اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ صلے فَاِذَا

هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ

(۱۱۷) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۱۸)

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴾

''اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنی لاٹھی پھینک، تو اچانک وہ ان چیزوں کو

نکلنے لگی جو وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے۔
پس حق ثابت ہوگیا اور باطل ہوگیا جو کچھ
وہ کر رہے تھے۔تو اس موقع پر وہ مغلوب
ہو گئے اور ذلیل ہوکر واپس ہوئے۔اور
جادو گر سجدے میں گرا دیے گئے۔ انھوں
نے کہا ہم جہانوں کے رب پر ایمان
لائے۔موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔‘‘

[**10**] سورت یونس، آیت: 79 تا 82:

﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي
بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ
لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ
اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ
اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا
جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ؕ صلے
اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ

اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴾

"اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر ماہر فن جادوگر لے کر آؤ۔ تو جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا پھینکو جو کچھ تم پھینکنے والے ہو۔ تو جب انھوں نے پھینکا، موسیٰ

نے کہا تم جو کچھ لائے ہو یہ تو جادو ہے، یقیناً اللہ اسے جلدی باطل کر دے گا۔ بے شک اللہ مفسدوں کا کام درست نہیں کرتا۔ اور اللہ حق کو اپنی باتوں کے ساتھ سچا کر دیتا ہے، خواہ مجرم برا ہی جانیں۔''

[**11**] سورت اسراء (بنی اسرائیل) آیت:

:82

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ

لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿

''اور ہم قرآن میں سے تھوڑا تھوڑا نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے سراسر شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کو خسارے کے سوا کسی چیز میں زیادہ نہیں کرتا۔''

[12] سورت طٰہٰ، آیت: 39، 65، 69:

﴿ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ

مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۝٣٩ قَالُوْا

يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ

اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ

اَلْقٰى ۝٦٥ وَ اَلْقِ مَا فِىْ

يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا

صَنَعُوْاؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا

كَيْدُ سٰحِرٍ ۗ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾

''اور میں نے تجھ پر اپنی طرف سے ایک محبت ڈال دی۔'' ''انھوں نے کہا: اے موسیٰ! یا تو یہ کہ تو پھینکے اور یا یہ کہ ہم پہلے ہوں جو پھینکے۔'' ''اور پھینک جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے، وہ نگل جائے گا جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بے شک انھوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ جادوگر کی چال ہے اور

جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آئے۔“

[13] سورۃ المومنون کی آخری چار آیات:

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ

اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ

بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ

رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَقُلْ

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿

”تو کیا تم نے گمان کر لیا کہ ہم نے تمھیں بے مقصد ہی پیدا کیا ہے اور یہ کہ بے شک تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟ پس بہت بلند ہے اللہ، جو سچا بادشاہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، عزت والے عرش کا رب ہے۔ اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے، جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں تو اس کا

حساب صرف اس کے رب کے پاس
ہے۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ کافر فلاح
نہیں پائیں گے۔ اور تو کہہ اے میرے
رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے
والوں میں سب سے زیادہ رحم والا ہے۔"

[**14**] سورۃ الصّٰفّٰت، آیت: 1 تا 10

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝١
فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝٢

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝٣ اِنَّ

اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝٤ رَبُّ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ

۝٥ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ

الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ اِلْكَوَاكِبِ

﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ
شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَا
يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ
الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ
كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا ۖ
وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿٩﴾

''قسم ہے ان (جماعتوں) کی جو صف باندھنے والی ہیں! خوب صف باندھنا۔ پھر ان کی جو ڈانٹنے والی ہیں! زبردست ڈانٹنا۔ پھر ان کی جو ذکر کی تلاوت کرنے والی ہیں! کہ بے شک تمھارا معبود یقیناً ایک ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا اوران

دونوں کے درمیان کی چیزوں کا رب اور تمام مشرقوں کا رب ہے۔ بے شک ہم نے ہی آسمان دنیا کو ایک انوکھی زینت کے ساتھ آراستہ کیا، جو ستارے ہیں۔ اور ہر سرکش شیطان سے خوب محفوظ کرنے کے لیے۔ وہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے ان پر (شہاب) پھینکے جاتے ہیں۔ بھگانے کے لیے اور ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔ مگر جو کوئی اچانک اچک کر لے جائے تو ایک چمکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔‘‘

[15] سورۃ الاحقاف، آیت: 29 تا 33

﴿وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا
سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ
بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ
اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ

أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ
وَآمِنُوا يَغْفِرْ لَكُمْ
مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم
مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾
وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ
اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي

الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۚ اُولٰٓئِكَ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾ اَوَلَمْ
يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ

بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْـيِ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

''اور جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تیری طرف پھیرا، جو قرآن غور سے سنتے تھے تو جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا: خاموش ہو جاؤ، پھر جب وہ پورا کیا گیا تو اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر واپس لوٹے۔ انھوں نے

کہا: اے ہماری قوم! بے شک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہے، وہ حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ، وہ تمھیں تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور تمھیں دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی

دعوت قبول نہ کرے گا تو نہ وہ زمین میں
کسی طرح عاجز کرنے والا ہے اور نہ ہی
اس کے سوا اس کے کوئی مدد گار ہوں
گے، یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ اور کیا
انھوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ اللہ
جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
اور وہ ان کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا،
وہ اس بات پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ
کر دے؟ کیوں نہیں! یقیناً وہ ہر چیز پر
خوب قادر ہے۔''

[16] سورۃ الرحمٰن، آیت: 33 تا 36:

﴿ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ

مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا

تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴾

''اے جن و انس کی جماعت! اگر تم

طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے

کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، کسی غلبے کے سوا نہیں نکلو گے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا، پھر تم اپنے آپ کو بچا نہیں سکو گے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟''

[**17**] سورۃ الحشر، آیت: 21 تا 24

﴿ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا

مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ صلے لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ صلے وَهُوَ الْعَزِيْزُ

اَلْحَكِيْمُ

''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو یقیناً تو اسے اللہ کے ڈر سے پست ہونے والا، ٹکڑے ٹکڑے ہونے والا دیکھتا۔ اور یہ مثالیں ہیں، ہم انھیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ غور وفکر کریں۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور کھلی چیز کو جاننے والا ہے، وہی بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا

کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا، بے حد بڑائی والا ہے، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو خاکہ بنانے والا، گھڑنے ڈھالنے والا، صورت بنا دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں، اس کی تسبیح ہر وہ چیز کرتی ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

[**18**] سورۃ التغابن، آیت: 14 تا 16

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا

إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ

وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

فَاحْذَرُوهُمْ ج وَإِنْ

تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا

وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَآ

اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ

فِتْنَةٌ ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا

اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

وَاسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا

وَ اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بے شک تمھاری بیویوں اور تمھارے بچوں میں سے بعض تمھارے دشمن ہیں، سو ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر

کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ تمھارے مال اور تمھاری اولاد تو محض ایک آزمائش ہیں اور جو اللہ ہے اسی کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ سو اللہ سے ڈرو جتنی طاقت رکھو اور سنو اور حکم مانو اور خرچ کرو، تمھارے اپنے لیے بہتر ہو گا اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچا لیے جائیں سو وہی کامیاب ہیں۔''

[19] سورۃ القلم، آیت:51

﴿ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿

''اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا یقیناً قریب ہیں کہ تجھے اپنی نظروں سے (گھور گھور کر) ضرور ہی پھسلا دیں، جب وہ ذکر کو سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یقیناً یہ

تو دیوانہ ہے۔"

[20] سورۃ الجن، آیت: 1 تا 9

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝١ يَّهْدِيْٓ اِلَى

الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ

وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ

اَحَدًا ﴿٢﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى

جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ

صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾

سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ

شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ
اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ
وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
﴿۵﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ
مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ
بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝٦

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا

ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ

يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝٧

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا

شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿٨﴾
وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا
مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ
يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ
شِهَابًا رَّصَدًا ﴿﴾

''کہہ دے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ
بے شک جنوں کی ایک جماعت نے کان

لگا کر سنا تو انھوں نے کہا کہ بلاشبہہ ہم
نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھی
راہ کی طرف لے جاتا ہے تو ہم اس پر
ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب
کے ساتھ کسی کو کبھی شریک نہیں
کریں گے۔اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے
کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے،
اس نے نہ کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ کوئی
اولاد۔ اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے کہ ہمارا
بے وقوف اللہ پر زیادتی کی بات کہتا تھا۔
اور یہ کہ بے شک ہم نے گمان کیا کہ بے

شک انسان اور جن اللہ پر ہرگز کوئی جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انھوں نے ان (جنوں) کو سرکشی میں زیادہ کر دیا۔اور یہ کہ بے شک ان (انسانوں) نے گمان کیا جس طرح تم نے گمان کیا کہ اللہ کسی کو کبھی نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ بے شک ہم نے آسمان کو ہاتھ لگایا تو ہم نے اسے اس حال میں پایا کہ وہ سخت پہرے اور چمکدار شعلوں سے

بھر دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ بے شک ہم اس کی کئی جگہوں میں سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے تو جو اب کان لگاتا ہے وہ اپنے لیے ایک چمکدار شعلہ گھات میں لگا ہوا پاتا ہے۔"

[**21**] سورۃ الکافرون:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَآ اَعْبُدُ مَا

تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا

عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

''کہہ دے اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں اس کی عبادت کرنے والا ہوں جس کی عبادت تم نے کی۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔

[**22**] سورۃ الاخلاص۔ تین بار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾

”کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔“

[23] سورۃ الفلق ۔ تین بار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی

الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

''تو کہہ میں صبح کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔''

[24] سورۃ الناس۔ تین بار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ

النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ

﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ

شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

﴿٤﴾ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ

صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

''تو کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔''

مسنون دعائیں

بے قراری کے وقت:

[1] ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ))

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں، (وہ) بہت عظمت والا، بڑا بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں (جو) عرشِ عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں (جو) آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرشِ کریم کا رب ہے۔''

(صحیح البخاری، حدیث: ٦٣٤٦)

[2] تین بار: ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

(صحیح ترمذی: ۲/ ۱۸۷)

’’میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اُن تمام چیزوں کے شر سے پناہ چاہتا / چاہتی ہوں جو اس نے پیدا کی ہیں۔‘‘

[3] تین بار: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ

وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ))

(سنن أبي داود: ٢/ ٨٩، ١٥٣٧)

”اے اللہ! جو ہمیں شر پہنچانا چاہتے ہیں ہم تجھی کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔“

[4] تین بار: ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ

شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)) (سنن أبي داود: ٤/ ٣٢٣)

”اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ،اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

ہر مرض کی دعا:

[5] سات بار اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین

کامل رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھ کر دم کریں، ان شاء اللہ شفا ضرور ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان کسی ایسے مریض کی بیمار پرسی کرے جس کی موت کا وقت نہ آ پہنچا ہو تو سات دفعہ یہ دعا پڑھ کر اسے دم کیا جائے تو اسے عافیت مل جاتی ہے:

((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ))

(صحيح البخاري: ٥٦٧٤، صحيح ترمذی: ٢٠٨٣)

”میں بڑی عظمت والے اللہ سے، جو عرشِ عظیم کا رب ہے (اس سے) سوال کرتا/کرتی ہوں کہ وہ تجھے شفا دے۔“

[6] ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ، وَ الْحُزْنِ، وَ الْعَجزِ وَ الْكَسَلِ، وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ

وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ))

''اے اللہ! میں فکر اور غم سے، اور عاجزی وسستی سے اور بخل و بزدلی سے اور قرض چڑھ جانے سے اور مَردوں یعنی (لوگوں) کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا یا چاہتی ہوں۔''

[7] تین بار: ((اللّٰھُمَّ لَا سَھلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَھلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا

شِئْتَ سَهْلًا))

(صحيح ابن حبان: ٢٤٢٧)

”یا اللہ !کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کردے ،اور تو جب چاہتا ہے، مشکل کو آسان کردیتا ہے۔“

[8] ((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِيْ))

(سنن أبي داود: ٥٠٧٤)

”اے اللہ ! تمام عیوب سے میری پردہ پوشی فرما اور (ہر دشمن سے) مجھے امن عطا فرما۔“

[9] ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)) (صحيح البخاري: ٦٨٤٧)

”اے اللہ ! میں تیری پناہ چاہتی یا چاہتا ہوں: سخت مشقت سے، بدبختی کے لاحق ہونے سے، بُرے فیصلے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔“

مصیبت کے وقت نعم البدل مانگنے کی دعا:

[10] ((اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ، اللّٰھُمَّ أْجُرۡنِیۡ فِیۡ مُصِیۡبَتِیۡ وَ أَخۡلِفۡ لِیۡ خَیۡرًا مِّنۡھَا))

(مسلم: ۲/ ٦٣٢، برقم: ٩١٨)

''یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور بلاشبہ ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے

والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت یا صدمے میں اجر دے اور مجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر چیز عطا فرما۔‘‘

سرکش شیطانوں کے مکر وفریب سے بچنے کی دعا:

[11] ((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّ لَا

فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا

يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ

شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا.

وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِى

الْاَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا

يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ

فِتَنِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَشَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقاً يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَانُ))

''میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کی پناہ میں آتا/ آتی ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بد آگے نہیں گزر سکتا، اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا اور پھیلایا اور جو عطا کیا اور اس چیز کے شر سے جو آسمانوں سے اترتی ہے اور اس چیز کے

شر سے جو اس میں چڑھتی ہے، اور اس
چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں
پھیلایا، اور اس چیز کے شر سے جو اس
سے نکلتی ہے، اور رات اور دن کے فتنوں
کے شر سے اور رات کے وقت ہر آنے
والے کے شر سے، سوائے ایسے رات کو
آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے،
اے نہایت رحم کرنے والے۔''

(الاستذكار: ٤٠٣٦٦ و مسند أحمد: ٣/ ٤١٩)

[12] سات بار: ((حَسْبِيَ

اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ))

(أبو داود: ٤/ ٣٢١، برقم: ٥٠٨١، ابن السنی، برقم: ٧١ مرفوعاً)

”مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔“

[13] ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَ التُّقٰى

وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنٰی))

''یا اللہ ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری (یعنی مالداری اور مخلوق سے بے نیازی) کا سوال کرتا/ کرتی ہوں۔'' (صحیح مسلم: ٢٧٢١)

[**14**] پہلے تین بار بسم اللہ کہیں، پھر جسم کے جس حصے میں تکلیف ہے، وہاں دایاں ہاتھ رکھ کر سات بار یہ دعا پڑھیں:

((أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ

قُدُرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ)) (صحيح مسلم: ٤/ ١٧٢٨)

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا/ لیتی ہوں، اس درد کے شر سے جسے میں محسوس کرتا/ کرتی ہوں اور جس کے متعلق فکر مند ہوں۔''

[15] کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں نیند میں بے چینی وگھبراہٹ اور وحشت محسوس ہوتی ہے وہ اِن دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھ لیا کریں:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ))

(صحیح مسلم: ۹۱۸)

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ، وَشَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنَ))

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمَات کی پناہ لیتا/

لیتی ہوں، اس کے غصے اور اس کی سزا سے اور اس کے بند وں کے شر سے اور شیطانوں کے چوکوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔"
(أبو داود: ٤/ ١٢، برقم: ٣٨٩٣، و الترمذی: ٣٥٢٨، صحیح الترمذي: ٣/ ١٧١)

[16] بیت الخلاء میں آنے جانے کی دعائیں:

((بِسْمِ اللّٰہِ" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))

(صحیح بخاری: ١٤٢)

”اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اے اللہ میں ناپاک جنوں اور جننیوں سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔“

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

((غُفْرَانَكَ)) (أبو داود: ٣٠)

”اے اللہ میں تیری بخشش کا طالب ہوں۔“

نظرِ بد کی دعائیں:

میری بہنو اور بھائیو! نظر برحق ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ یہ انسانوں اور جنوں دونوں کی لگ جاتی ہے اور اس کے لیے علاج اور دم

کے الفاظ موجود ہیں جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں اور انھیں کلمات کے ساتھ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اللہ کی پناہ میں دیا (دم کیا) کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی یہی طریقہ اپنانا چاہیے، نبیِ کریم ﷺ ان کلمات کو تین بار پڑھا کرتے تھے:

[1] ((أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ

هَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ)) (صحیح البخاری: ٤/ ١١٩، رقم: ٣٣٧١)

”میں تم دونوں کو ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ دیتا ہوں۔“

[2] اور تین بار یہ دعا پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَ

مِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ))

(صحيح مسلم: ٢١٨٦)

''اللہ کے نام سے میں دم کرتا/ کرتی ہوں ہر تکلیف دہ چیز سے، ہر ذی روح اور ہر حاسد کی آنکھ کے شر سے، اللہ ہمیں شفا دے، اللہ کے نام سے میں دم کرتا/ کرتی ہوں۔''

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا﴾ [الکہف: ۱۰]

”اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے کوئی رحمت عطا کر اور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں کوئی رہنمائی مہیا فرما۔“

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿﴾ [البقرة: ٢٠١]

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

نظرِ بد کا عملی علاج:

1 اگر کسی کو نظر لگ جائے اور نظر لگانے والے کا پتا چل جائے تو اس صورت میں نظر لگانے والے شخص کو یہ کہا جائے کہ وہ

اپنے غسل کا پانی دے پھر اس پانی کو نظر زدہ کی پیٹھ پر بہا دیا جائے تو اللہ کے حکم سے مریض شفا یاب ہو جائے گا۔

اس غسل کی دلیل کا نبی ﷺ کے اس فرمان سے پتا چلتا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

''نظر اثر کرتی ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر مقدم ہو سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے اور جب تم میں سے کسی کو غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو وہ فوراً غسل کے لیے مان جائے۔'' (اسے مسلم نے روایت کیا، ۳۲/۵)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”یہ طبِ نبوی کا ایسا علاج ہے جو ڈاکٹروں کے بس میں نہیں ہے۔“

1 وہ شخص اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو اس کا منکر ہو، یا مذاق اڑائے یا شک کرے، یا صرف تجربے کے طور پر بغیر اعتقاد و یقین کے اسے استعمال کرے۔ (زاد المعاد: ٤/ ١٧١)

3 اگر نظر لگانے والا غسل کا پانی نہیں دیتا تو پھر اس شخص کا کوئی اثر لینا بھی مفید ہے، جیسا کہ اس کے کھانے یا پینے والی چیز کا بقایا لینا یا پھر اس کی چھوئی ہوئی چیز کو کسی

گیلے کپڑے یا رومال سے صاف کر لینا بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے، پھر اس رومال کپڑے کو مناسب مقدار پانی میں ڈال کر جسے نظر لگی ہو، اسے اس سے غسل کروائیں ۔إن شاء اللّٰہ۔ اس سے ضرور فائدہ ہوگا۔

چند ضروری باتیں:

میری بہنو اور بھائیو! علاج کے حوالے سے چند ایک خاص باتیں ہیں جو میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں، لہٰذا انھیں آپ اچھی طرح سمجھ لیں، اس سے آپ کو نفسیاتی پریشانی نہ ہوگی۔

1 تعویذ گنڈوں، جن، جادو اور نظرِ بد کی تاثیر برحق ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر یہ کسی کو نفع نہیں پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے۔ اور اگر آپ میں سے کسی کو ان میں سے کوئی شکایت ہو تو اسے چاہیے کہ قرآنِ کریم کی ان سورتوں اور آیات کے علاوہ شیاطین کے شر اور فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے لیے مذکورہ سابقہ مسنون دعاؤں کے ساتھ دم کا اہتمام کرے۔
دعا چونکہ مومن کا ہتھیار ہے، شیطانی

وسوسوں، حملوں اور نفسیانی خواہشات کے خلاف ایک ڈھال ہے، لہٰذا ہر مسلمان سے شرعاً مطلوب ہے کہ وہ ہمہ وقت ذکر و اذکار اور مسنون دعاؤں کا اہتمام کرے، کیوں کہ مومن انفرادی و اجتماعی دعاؤں کے ذریعے بہت سے مصائب و آلام اور آفاتِ ارضی و سماوی سے محفوظ رہے گا اور شیطانی حملے اس کے حق میں غیر مؤثر ہوں گے۔ إن شاء اللّٰه.

2 آپ قرآنی تعلیمات اور مسنون دعاؤں کے ذریعے مریض کو اور مریض کے لیے کھانے پینے کی کچھ اشیا پر بھی دم کر لیا

کریں، جیسے کہ عجوہ یا کوئی کھجور، شہد، زیتون
کے دانے اور تیل زیتون، کلونجی کے دانے
اور اس کا پاؤڈر یا تیل اور زمزم یا پینے کے
عام پانی پر دم کر لیں۔ اور کھانے پینے میں
ان چیزوں کا کثرت کے ساتھ استعمال
کریں، ان شاء اللہ مریض کو شفا حاصل
ہوگی۔

3 اگر جسم کے کسی حصے میں درد ہو تو وہاں
دایاں ہاتھ رکھ کر دم کیا جائے اور دم شدہ
تیل کے چند قطروں سے مساج کی جائے۔
یہ عمل دن میں ایک، دو یا تین مرتبہ کیا جائے۔

4 اگر دم اور تیل استعمال کرنے کے بعد کچھ ایسے حالات سامنے آئیں، جیسے: نیند آنا، ہاتھ پاؤں سُن ہونا، ڈکار لینا، جمائی آنا، طبیعت کا بوجھل ہو جانا، کندھوں کے پٹھوں کا کھچ جانا اور رونا آنا وغیرہ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے دم کرنے کا طریقۂ کار بالکل صحیح ہے، اور جان لیں کہ ان سب امور کا واقع ہونا نارمل امور ہیں اور جو تکلیف دے کر داخل ہوا ہے، وہ تکلیف سے ہی نکلے گا۔ اور ایک بات ذہن نشین کر لیں کہ شیطانی وسوسوں سے

ڈر کر یہ علاج روک نہ دیں، شیطان آپ کو قرآن سے علاج کرنے سے روکے گا۔ کیوں کہ قرآن اور ذکرِ الٰہی سے اس کی رسوائی ہوتی ہے۔

5 بہتر اور افضل بلکہ فرض یہ ہے کہ جو شخص متاثر ہے وہ نماز کی پابندی کرے اور خود ہی دم پڑھ کر اپنے اوپر پھونک لے اور اگر مریض اس قدر متاثر ہے کہ وہ پڑھ ہی نہیں سکتا تو پھر گھر والوں میں سے کوئی بھی پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ نمازی ہو۔

واضح رہے کہ جادو کے علاج کے لیے سبز

بیری کے سات پتے لے لیے جائیں اور انھیں
اچھی طرح پیس لیں اور ایک برتن میں پانی اور
یہ مالیدہ ڈال لیں جو غسل کے لیے کافی ہو اور
پھر ان مذکورہ سابقہ آیات کو اس پانی پر پڑھنے
اور دم کرنے کے بعد کچھ پانی پئیں اور باقی
سے غسل کر لیں ۔إن شاء اللّٰہ۔ بیماری کا نام و
نشان نہیں رہے گا، شفا کامل ہوگی اور کئی بار
استعمال کی ضرورت پڑے تو کئی بار یہ علاج
دہرانے میں کوئی مضائقہ نہیں، حتیٰ کہ بیماری ختم
ہو جائے۔ (فتاوی الشیخ ابن باز، ۲۲/۱/۱۴۰۵ھ، رقم: ۸۰۱۶)
یہ علاج ایسے لوگوں کے لیے بھی مفید اور

کارگر ہے جو کسی نفسیاتی وجہ سے یا وہم و خوف
کے سبب مربوط ہوں یعنی مردانہ جنسی کمزوری
محسوس کرتے ہوں اور یہ جادو کی سب سے
خطرناک قسم ہے۔ چاہے کوئی بھی سبب ہو جس
کی وجہ سے جماع پر قادر نہ ہوں، کبھی یہ وہم و
کمزوری حقیقت کی شکل بھی اختیار کرلیتی ہے۔
اس قسم کے مرض والے کبھی بھی دجال نجومیوں
کے جال میں نہ پھنسیں ،جو ایسے الفاظ گنگناتے
ہیں جن کا کوئی مفہوم یا مطلب واضح نہیں ہوتا۔
نامردی وضعفِ جنسی، یا نفسیاتی امراض
اور وہم و جادو کا علاج جادوگروں سے کروانا

جائز نہیں، کیونکہ جادوگر یہ کام جنوں کے تعاون اور ذبیحہ و نذر و نیاز و قربانی پیش کر کے جنوں کا تقرب حاصل کر کے ہی کرتے ہیں، لہٰذا ہوشیار رہیں۔ یہ ہرگز جائز اور روا نہیں، کیوں کہ یہ صرف شیطانی عمل ہی نہیں بلکہ شرکِ اکبر بھی ہے جس سے بچنا واجب و ضروری ہے۔

6 آسیب زدہ شخص کوشش کر کے ہر وقت باوضو رہے۔

دم کیے ہوئے تیل یا پانی وغیرہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے چند ضروری شرائط:

① اس بات پر ایمان رکھنا کہ قرآن میں شفا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿مَا هُوَ شِفَآءٌ﴾

''یعنی اس میں شفا ہے۔''

[بني إسرائيل: ٨٢]

نہ کہ کسی پڑھنے والے کی زبان یا اس کے ہاتھ میں اور نہ ہی کسی اور چیز میں بذاتِ

خود شفا ہے۔

نیز دیکھیں: سورت یونس [آیت: ۵۷]، سورۃ النحل [آیت: ٦٩]، سورت حٰمٓ السجدہ [آیت: ۴۴]

۲ نمازوں کی پابندی کرنا، اس کے ساتھ ساتھ حرام کاموں سے، جیسے: شرک و بدعات، اور غیر شرعی رسم و رواج سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا، کثرت سے استغفار کرنا، رزقِ حلال کھانا، اور زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرتے رہنا چاہیے۔

۳ اور یہ کہ اللہ پر ہی بھروسا و یقین رکھنا کہ ان قرآنی آیات و دعاؤں سے اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور شفا عطا فرمائے گا، کیونکہ بغیر یقین کے کچھ اثر نہیں ہوگا۔

۴ دنیوی مصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کریں، انھیں اللہ کی طرف سے آزمایش یا اپنے گناہوں کی سزا جانیں، بے صبری اور شکوہ و شکایت سے بچیں۔

۵ اگر اللہ آپ کی دعائیں پوری کرنے میں دیر کر رہا ہے تو وہ آپ کا صبر آزما رہا ہے، لہٰذا آپ دعا ہمیشہ مانگتے رہیں، کیونکہ دعا

ایک دستک ہے اور بار بار دستک دینے سے دروازہ ضرور کھلتا ہے۔ إن شاء اللّٰه.

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ بیماری یا کوئی بھی مصیبت مومن بندوں کے لیے گناہوں کا کفّارہ اور درجات کی بلندی کا سبب بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا دعا کرتے وقت آپ کی کیفیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا دل میں ڈر ہو اور اس کی رحمت کی امید بھی۔ اس طریقے سے دعا کرنے والے محسنین ہیں اور یقیناً اللہ کی رحمت ان کے قریب ہے۔ جیسا کہ سورۃ الاعراف [آیت: ٥٦] میں فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

”اورتم اللہ سے ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس کو پکارو، بے شک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔“

جیسا کہ حدیثِ رسول ﷺ میں بھی آتا ہے:

”لوگو! اپنے نفس کے ساتھ نرمی کرو، اللہ

تعالیٰ سے آہ و زاری اور خفیہ طریقے سے دعا کیا کرو، وہ تمھاری دعائیں سننے والا اور قریب ہے۔“

(صحیح البخاری: ٦٣٨٤، صحیح مسلم: ٢٧٠٤)

دَم شدہ پانی اور چند احتیاطی امور:

1 یہ بات بھی آپ کے گوش گزار کر دیں کہ دَم شدہ پانی پئیں اور اس کے بقیہ سے نہائیں اور جب دَم شدہ پانی سے نہائیں تو عام حمام میں نہیں، بلکہ کسی دوسری جگہ نہائیں تو بہتر ہے، تاکہ وہ پانی لیٹرین میں جانے کے بجائے صاف جگہ پر گر کر خشک

ہو جائے، غرض اس پانی کو ناپاک جگہ پر نہ انڈیلیں تو بہتر ہے۔

2 جس پانی پر دَم کیا گیا ہو اُسے آگ وغیرہ سے گرم نہ کریں تو اچھا ہے اور اگر گرم کرنا ضروری ہی ہو تو صرف سورج کی تپش سے گرم کر سکتے ہیں۔

3 پینے کے اُس دَم شدہ پانی میں مزید پانی ڈال کر اضافہ نہ کریں، بلکہ نئے پانی پر دَم کرلیں۔

جنّ کا انسان پر حملہ کرنا:

انسان کو جنّ کب نقصان دیتا ہے یا اس

پر ظلم و زیاتی اور بلا سبب کب حملہ کرتا ہے؟ یہ عموماً صرف چار قسم کے حالات میں ہی ممکن ہے، کیونکہ عام حالات میں جنات کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ کسی انسان کو اپنی گرفت میں لے سکیں، لہٰذا وہ چار مواقع آپ کو بتانا چاہتے ہیں:

1. انسان جب سخت غصے اور غضب کی حالت میں ہو۔
2. یا پھر کسی وجہ سے انتہائی خوف و ڈر سے گھبرا جائے۔
3. یا انسان انتہائی شہواتِ نفسانی و خواہشات

میں غرق ہو جائے۔

4 یا پھر سخت قسم کی غفلت اور بے پروائی میں ڈوبا ہوا ہو۔

یعنی ایک ایسا انسان جسے نہ نماز کی پروا، نہ حلال و حرام کی فکر، نہ ذکر و اذکار اور نہ تلاوتِ قرآن کی ضرورت۔ نہ اپنے ربِ ذو الجلال سے ملاقات کا شوق اور نہ ہی یومِ حساب کی کوئی فکر، بس ایک ہی لگن میں مگن ہے کہ صرف دنیا دنیا اور دنیا ہی حاصل کرنی ہے۔ اس میں ہی میرے لیے ہر قسم کی خوشیاں ہیں۔ اس قسم کے دولت مند لوگ اکثر کہا کرتے

ہیں کہ پتا نہیں دل کو سکون کیوں نہیں! لہٰذا دل کے سکون کے لیے اس قسم کی بے پروائیوں اور اس حقیر دنیا سے بچنے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو سکون بھی عطا فرمائے گا اور آپ کی مدد بھی ضرور کرے گا۔ إن شاء اللّٰه.

جنّ کی حاضری کی علامات:

(۱) مریض کا اپنی آنکھوں کو بند رکھنا اور اس کی نگاہیں جھکی ہوئی ہونا، یا پھر اپنے ہاتھوں کو آنکھوں پر رکھ دینا۔

۲ جسم اور اعضاء میں کپکپی کا شروع ہوجانا۔

۳ چیخ پکار کرنا اور اپنے نام کی صراحت و وضاحت کرنا وغیرہ۔

یہ تھیں کچھ معلومات، اگر آپ کو کسی میں یہ نشانیاں نظر آئیں تو اسے انہی آیات و دعاؤں کے ذریعے دم کریں ۔إن شاء اللّٰه۔ شفا ہوگی۔

(آپ کی دعاؤں کی طلب گار)

ام عدنان بشریٰ قمر

الخبر ۔سعودی عرب

اس کتاب کی طباعت واشاعت میں ہمارے ساتھ

محترمہ ام محمد سلمیٰ ہارون صاحبہ زوجہ جناب سجاد

نواب صاحب (حَفِظَهُمَا اللّٰهُ وبَارَكَ فِيهِمَا)

نے اپنے فرزندان: محمد و احمد و ابراہیم اور دیگر

اہلِ خانہ کے لیے بطور صدقہ جاریہ تعاون کیا ہے۔

بَارَكَ اللّٰهُ فِي الْأَحْيَاءِ وَغَفَرَ اللّٰهُ لِلْأَمْوَاتِ

وَرَحِمَهُمْ وَأَدْخَلَهُمُ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى.

ابوعدنان محمد مُنیر قمر

(الخبر ۔ سعودی عرب)

UMM UL QURA PUBLICATIONS
055-3823990 / 0321-6466422
www.umm-ul-qura.org